

سے وہ مقاصد برکھل نہیں ہوں گے۔ جن کی توقعات اسلامی نظام سے وابستہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پورے نظام سے لاعلمی کی بنا پر کبھی جرم کا انکار ہو رہا ہے کبھی کوڑوں کو فرسودہ اور غیر مہذب قرار دے کر اسلامی احکامات کا مستر اڑایا جا رہا ہے۔

اسلامی قانون کا تدریجی ارتقاء | جیسا کہ قبل ازیں عرض کیا گیا ہے کہ قانون کے مقاصد سے ہم ترین مقصد اصلاح معاشرہ ہے جس میں عدل و انصاف کا بول بالا ہو۔ معاشرہ سے تعلق رکھنے والا ہر شخص امن و سکون سے زندگی بسر کرتا ہو۔ اس اہم مقصد کی تکمیل کے لئے شریعت اسلامی میں یہ پروگرام فرد سے شروع ہوتا ہے کیونکہ معاشرہ افراد ہی سے بنتا ہے۔ لہذا افراد کی اصلاح کے بعد معاشرہ میں ذہنی انقلاب لایا جاسکتا ہے۔ افراد کی اصلاح کے بغیر اگر کسی انقلاب میں بظاہر مزور طاقت کا میاب ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن وہ کامیابی دیر پا نہیں ہو سکتی۔ بلکہ انفرادی قوت اور عوامی تائید کے بغیر انقلاب لانا تنزل کی طرف ایک قدم ہے جس کی ابتدا اور انتہا دونوں قریب قریب ہوتی ہیں۔

اسلام کے ایک عالمگیر قانون اور ہمہ گیر مذہب ہونے کی وجہ سے یہ اصلاحی پروگرام اور قطعاً ہر معاشرہ یا اصلاح معاشرہ فرد ہی سے شروع ہوتا ہے۔ فرد کی اصلاح کے لئے دائرۃ اسلام میں داخل ہونے کے بعد جن امور پر زور دیا جاتا ہے ان میں تین اہم امور مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ نماز۔ ۲۔ روزہ۔ ۳۔ زکوٰۃ

ان تینوں کو مفسرین کی اصطلاح میں "امور صلیحہ للنفس" کہا جاتا ہے جن سے تہذیب الاخلاق میں ترقی کرنے کے بعد تدریجاً تنزل اور سیاست مدن کے لئے راہ ہموار ہوتی ہے۔

نماز کا معاشرہ پر اثر | ارشاد ربانی ہے :-

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ۚ الْآيَةُ۔ اور نماز قائم رکھئے۔

بیشک نماز بے حیائی اور ناشائستہ کاموں سے روکتی ہے۔

مندرجہ بالا ترتیب میں اصلاح معاشرہ کے لئے قرآن حکیم نے ایک جامع نسخہ تجویز کیا جو اقامت الصلوٰۃ ہے۔ اور دوسرے اعمال و فرائض سے ممتاز کرنے کے لئے اس کی حکمت بھی بیان کر دی گئی۔ کہ نماز اہم عبادت اور عمود دین ہونے کے علاوہ اس کا اہم فائدہ یہ بھی ہے کہ جو شخص باقاعدگی سے نماز کا اہتمام کرے تو یہ نماز اس کو فحشاء اور منکر سے روکتی ہے۔ معاشرہ کی خرابی کے اسباب، امن و انصاف اور اتفاق کا ذہر قاتل فحشاء اور منکر ہی ہے۔ گمراہی پر جتنے جھگڑے اور فسادات رد نہا ہوتے ہیں یہ تمام کے تمام فحشاء اور منکر ہی کے مرہون مسنت ہیں۔